

قرآن سنہ سنتی کورس 1

قرآن حدیث اور نماز کو براہ راست عربی زبان میں سمجھنے کے لئے عربی گرامر پر مشتمل مختصر نصاب

دار الفلاح

www.KitaboSunnat.com

ناشر: دار الفلاح 14-A فیض روڈ، نزد جامع مسجد مسلم ٹاؤن، لاہور



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

قرآن سُنَّتی سنی کو رس

www.KitaboSunnat.com

۹۹۔... کے لئے قانون - ۱۹۷۰

10043

قرآن سنٹری کورس

: حافظ عبدالوحید (مدیر دار الفلاح پاکستان)

: پروفیسر حافظ شہباز حسن صاحب (یو۔ ای۔ ٹی)

محمد یونس بٹ صاحب، زاہد محمود صاحب

(اساتذہ دار الفلاح پاکستان)

جمع و ترتیب

معاونین

محمد یونس بٹ صاحب
محمد یونس بٹ صاحب

: محمد جمیل ملک

کمپوزنگ

: سجاد خالد

سرورق

: علی حیدر خاں

آرٹ ایڈیٹنگ و لے آؤٹ

: اوّل

اشاعت

: ایک ہزار

تعداد

: 100

صفحات

: 15 رجب 1430ھ (9- جولائی 2009ء)

تاریخ اشاعت

: دار الفلاح پاکستان

ناشر

: فکس ڈاٹ پرنٹرز (ایبٹ روڈ، لاہور) 0300-4240426

پرنٹرز

مقام اشاعت

14/A فیض روڈ (نزد جامع مسجد) مسلم ٹاؤن- لاہور

042-5092094, 8595655/0300-4115657

فہرست

5

پیش لفظ

(عربی گرامر)

پہلا یونٹ



9

قرآن کریم میں بار بار استعمال ہونے والے الفاظ

سبق نمبر ①

13

کلمہ اور کلام

سبق نمبر ②

15

مذکر، مؤنث

سبق نمبر ③

18

اشارہ و موصول

سبق نمبر ④

21

اسم ضمیر

سبق نمبر ⑤

24

فعل ماضی

سبق نمبر ⑥

26

فعل مضارع

سبق نمبر ⑦

(من الكتاب)

دوسرا یونٹ



31

سورة الفاتحة

سبق نمبر ①

33

سورة البقرة (آیات: ۵ تا ۱۱)

سبق نمبر ②

36

سورة البقرة (آیات: ۷، ۸)

سبق نمبر ③

38

سورة البقرة (آیات: ۸ تا ۱۰)

سبق نمبر ④

40

سورة البقرة (آیات: ۱۱ تا ۱۳)

سبق نمبر ⑤

42

سورة البقرة (آیات: ۱۳ تا ۱۶)

سبق نمبر ⑥

44

سورة البقرة (آیت: ۲۵۵ / آیت الکرسی)

سبق نمبر ⑦

46

سورة البقرة (آیات: ۲۸۵، ۲۸۶)

سبق نمبر ⑧

49

سورة الاسراء (آیات: ۲۳ تا ۲۵)

سبق نمبر ⑨

51

سورة الاسراء (آیات: ۲۶ تا ۳۰)

سبق نمبر ⑩

53

سورة الاسراء (آیات: ۳۱ تا ۳۳)

سبق نمبر ⑪

55

سورة الاسراء (آیات: ۳۳ تا ۳۶)

سبق نمبر ⑫

57

سورة الاسراء (آیات: ۳۷ تا ۳۹)

سبق نمبر ⑬

59	سورة النور (آیت: ۳۱)	14	سبق نمبر
61	سورة الحجرات (آیات: ۵ تا ۱۱)	15	سبق نمبر
64	سورة الحجرات (آیات: ۸ تا ۱۶)	16	سبق نمبر
66	سورة الحجرات (آیات: ۱۰، ۹)	17	سبق نمبر
68	سورة الحجرات (آیات: ۱۳ تا ۱۱)	18	سبق نمبر
71	سورة الحجرات (آیات: ۱۵، ۱۴)	19	سبق نمبر
73	سورة الحجرات (آیات: ۱۸ تا ۱۶)	20	سبق نمبر
75	سورة العصر	21	سبق نمبر
77	سورة الكوثر	22	سبق نمبر
79	سورة الكافرون	23	سبق نمبر
81	سورة الاخلاص، سورة الفلق، سورة الناس	24	سبق نمبر

(من السنة)

تیسرا یونٹ



87	دخول جنت کے اسباب	1	سبق نمبر
88	ایمان اور محبت رسول ﷺ	2	سبق نمبر
89	سچ کی برکت / جھوٹ کا نقصان	3	سبق نمبر
90	کرومہربانی تم اہل زمین پر	4	سبق نمبر
91	حصول علم کی فضیلت	5	سبق نمبر
92	کبر کی تباہی	6	سبق نمبر
93	صلہ رحمی کرنے والا کون؟	7	سبق نمبر
94	اللہ کی نظر دل پر ہے	8	سبق نمبر
95	پانچ سے پہلے پانچ	9	سبق نمبر
96	نفاق کی علامتیں	10	سبق نمبر
97	ایمان کے عملی تقاضے	11	سبق نمبر
98	حسد کی تباہ کاریاں	12	سبق نمبر

پیش لفظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ، وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، أَمَّا بَعْدُ !

انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے دل و دماغ کی صلاحیتوں، حصولِ علم کی قابلیت، فیصلے اور ارادہ و اختیار کی طاقت نیز قوتِ گویائی اور دیگر بہت سی خوبیوں کے ذریعے دوسری مخلوقات و حیوانات سے ممتاز اور افضل بنایا ہے۔ نسلِ انسانی ہی کا شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی میں سے انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھیجے، جن میں سب سے آخر میں ہمارے ہادی و مرشد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو سراسر شرفِ انسانیت ہیں، اور جن کی نبوت و رسالت کا سکہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ اُن کی تعلیمات نے انسانوں کو انسان بنایا، گم کردہ راہِ مسافروں کو راہِ راست پر لگایا۔ آپ خاتمِ انبییین، امام المرسلین، سید الاولین و آخرین اور رحمۃ اللعالمین ہیں۔

آنحضرت ﷺ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جن مختلف النوع معجزات سے نوازا، قرآن مجید اُن میں سب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ ایک تو یہ اللہ عزوجل کا کلام ہے، دوسرا یہ قیامت تک کے لیے ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے محفوظ ہے۔ نیز اسے ہدایت، رحمت، نور، شفاء، لمانی الصدور، ذکرِ مبارک اور موعظت قرار دیا گیا ہے۔ نبی مکرم ﷺ کے ہی ایک ارشادِ گرامی کے مطابق آپ اسی قرآن مجید کی وجہ سے سب سے بڑی امت والے نبی قرار پائیں گے۔ قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو ہر زمانے میں ہر حوالے سے معجزہ ہے، اس کے معجزات نہ ختم ہونے والے ہیں۔ یہ اپنے الفاظ، لغت، معانی و مفہیم اور تاثیر کے لحاظ سے ہمہ پہلو معجزہ ہے۔

قرآن مجید کے معجزاتی پہلوؤں میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق مختلف اسالیب اور پیرایوں میں اس کی تفاسیر، ترجمہ، معانی، تفہیم و تسہیل کا اور تدریس و تعلیم کے لیے علومِ آلیہ و غیرہ کی مدد سے اس پر نصاب سازی کا کام ہوتا رہا ہے اور یہ مبارک سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ خوش بخت اور عالی قدر ہیں وہ نفوس جنہیں اس خدمتِ عالیہ میں سے حظ اُٹھانے کا موقع ملا۔ عصرِ حاضر میں قرآن مقدس کو عام فہم انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے خانوں میں ترجمے، رنگوں اور علامات کے ذریعے ترجمہ پیش کرنے نیز اس کے فہم میں مزید دل چسپی پیدا کرنے کے لیے عربی زبان اور اس کے قواعد پر مشتمل نصاب سازی کے اسالیب اپنائے جا رہے ہیں، اور الحمد للہ ان میں سے ہر ایک طریقے سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق سعادت مند روہیں مستفید و مستفیض ہو رہی ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی انہی کوششوں میں سے ایک ہے۔ اس کی جمع و ترتیب میں اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اُن بہت سے اصحابِ علم و فضل اور اساتذہ و مشائخ کے تجربات شامل ہیں جو سالہا سال سے اپنے آپ کو اس عظیم خدمت کے لیے وقف کیے ہوئے ہیں۔ اُن تجربات و مشاہدات اور تجاویز و آراء سے استفادہ کرتے ہوئے ہی یہ ادنیٰ سی کاوش اُن مبتدی طلبہ و طالبات کی خدمت میں پیش کی

جاری ہے جو تحصیل علم کے دور سے گزر رہے ہیں یا زندگی کی دوسری کسی بھی مصروفیت سے دوچار ہیں اور کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

دار الفلاح عوامی حلقوں اور جدید تعلیم یافتہ افراد میں قرآن و حدیث کے علوم کو فروغ دینے، ان علوم کے لیے اُن میں شوق اور شغف پیدا کرنے، اور اس سلسلے میں سہل سے سہل تر انداز اپنانے کے لیے گزشتہ چھ برس سے معرض عمل میں ہے۔ مسلسل تدریس اور نصاب سازی کے عمل سے گزرتے ہوئے ہم نے یہ محسوس کیا ہے کہ مہینے دو مہینے کی تدریس سے طلبہ و طالبات میں فہم قرآن و حدیث کا شوق تو پیدا کیا جاسکتا ہے مگر تربیت و تزکیہ نفس کے حوالے سے وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ مختصر کورسز کرنے والے طلبہ تربیتی عمل سے بہت کم گزرتے ہیں جب کہ قرآن و حدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت از حد ضروری ہے اور وہ حاصل ہوتی ہے اساتذہ کے ساتھ تادیر اور مسلسل وابستہ رہنے سے، اہل اللہ کی صحبت سے، علمی مجالس میں حاضری دیتے رہنے سے اور کچھ مدت تک مسلسل علمی حلقوں میں شامل رہنے سے۔ اسی بنا پر دار الفلاح کی طرف سے اس وقت چار مراحل پر مشتمل نصاب زیر ترتیب ہے، یہ اس کا پہلا حصہ ہے اور پہلا ہی ایڈیشن ہے۔ امید ہے کہ فہم قرآن و حدیث کے سفر میں سب میل ثابت ہوگا۔ دوسرا حصہ بھی ان شاء اللہ عنقریب معرض طباعت میں ہوگا، پھر تیسرا اور چوتھا بھی۔

نصاب سازی کے سلسلے کی کوئی بھی کوشش حرف آخر نہیں ہوتی، اس میں بہتری کی ہمیشہ گنجائش بلکہ ضرورت رہتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب تدریس و تعلیم کے دائرے میں خدمات سرانجام دینے والے جلیل القدر اساتذہ و علماء کے ہاتھ بھی لگے گی اور قرآن و حدیث کے علم میں دل چسپی رکھنے والے عزیز و عظیم طلباء و طالبات کی نظر سے بھی گزرے گی، وہ اس کاوش میں جہاں کہیں نغم محسوس کریں یا اسے مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کے لیے اُن کے دامن علم و شعور میں کسی قسم کی رائے اور تجویز ہو تو ہمیں اولین فرصت میں آگاہ فرمائیں، ادارہ اس قسم کی ہر تجویز کا خیر مقدم کرے گا۔

اس نصاب کی تیاری میں میرے بہت سے محسنوں نے میرے ساتھ تعاون کیا، میں فردا فردا اُن تمام کا انتہائی شکر گزار ہوں اور اللہ رب العالمین کے حضور دنیا و آخرت میں اُن کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں نیز یہ کہ اُن کا فیض جاری و ساری رہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں میری یہ بھی التجا ہے کہ وہ اس کتاب کی تیاری میں ہونے والی ہماری تمام لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے، اُن کی پردہ پوشی فرمائے، نیز اسے قرآن و حدیث کے مبتدی طلبہ و طالبات کے لیے مفید و نافع بنائے، اور اسے میرے لیے، میرے والدین کے لیے، اساتذہ کرام کے لیے، میرے اہل خانہ کے لیے اور دار الفلاح کے جملہ منتظمین و معاونین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

حافظ عبد الولید

منگل ۱۴۔ رجب ۱۴۳۰ھ
۷ جولائی ۲۰۰۹ء

پہلا یونٹ



عربی گرامر



قرآن کریم میں بار بار استعمال ہونے والے الفاظ

ا. اء	کیا؟ (ہمزہ استفہام)	پ	ساتھ، پر، سے	س	عنقریب، بہت جلد
ف	پھر، پس	کَ + ...	جیسا، مانند، کی طرح	سَوْفَ	عنقریب
لِ	کے لیے، واسطے	لَ	البتہ، تو	وَ	اور، حالاں کہ (عطف، حالیہ)
وَ + ...	(قسمیہ) قسم سے	بُرَّ	خشکی	بُرَّ	نیکی
اَلْ	تمام، خاص	اَنْ	یہ کہ	اَمْ	یا / کیا؟
بَلْ	بلکہ	مَنْ	جو شخص، کون؟	لَنْ	ہرگز نہیں
عَنْ	سے، کے متعلق	كَمْ	کتنی، کتنی، کتنے؟ بہت زیادہ	لَمْ	نہیں ہے
هٰذَا	یقیناً، تحقیق	مَعَ	ساتھ	قُلْ	کہہ دے
حَتَّى	جب تک / یہاں تک کہ	إِلَى	طرف، تک	إِذَا / إِذَا	جب
كَمَا	جیسا کہ	لَمَّا	جب / ابھی تک نہیں	أَلَا	خبردار، سنو!



ہے، تھا، ہو گیا	كَانَ	دُو، ذَا، ذِي	والا	بے شک / یقیناً	إِنَّ، اَنَّ
اے (مؤنث)	يَا يَشْهَهَا	اے (مذکر)	يَا يَهَا	نہیں، نہ کہ، سوائے	غَيْرُ
کہاں؟	أَيْنَ؟	(بِئْسَ + مَا) برا ہے جو	بِئْسَمَا	کیوں کر، کیسے؟	كَيْفَ؟
نہیں ہے (مذکر)	لَيْسَ	نزدیک، پاس	عِنْدَ	طرف، سمت	شَطْرُ
طرف، سمت، جانب	قَبْلَ	بِئْسَ	بُرَا	نہیں ہے (مؤنث)	لَيْسَتْ
لیکن	لَكِنْ	نزدیک، پاس	لَدُنْ	شاید، تاکہ	لَعَلَّ
(مِنْ + مَنْ) اُس شخص سے جو	مِمَّنْ	(لِ + لَ) ہر ایک کے لیے	لِكُلِّ	(لِ + لَ) البتہ، اگر	لَيْنِ
صرف	إِنَّمَا	کیا؟	مَاذَا	گویا / جیسا کہ	كَانَ
اُسی جگہ	ثُمَّ	پھر	ثُمَّ	وقت، زمانہ، جب	حِينَ
سے، بعض	مِنْ	اگر	إِنْ	سچ	حَقُّ
کیوں؟	لِمَ	پہلے	قَبْلُ	اندر، میں، کے بارے میں	فِي
اگر، کاش	لَوْ	یا	أَوْ	اُسی وقت، تب	إِذَا



لَا	(نہی) نہیں	مَا	جو کچھ نہیں کیا؟	نَا	ہم نے، ہمارا، ہمیں، اپنا
إِيَّا	ہی/خاص (کلمہ صر)	إِنَّا	بے شک ہم	إِمَّا	جب، اگر کسی وقت
إِلَّا	مگر، سوائے	مِمَّا	(مِنْ + مَا) اُس میں سے جو	عَمَّا	(عَنْ + مَا) اس سے متعلق جو کچھ
أَمَّا	بہر حال	إِنِّي	بے شک میں	مِنِّي	مجھ سے
مِنَّا	(مِنْ + نَا) ہم سے	عَسَى	شاید	مَتَى؟	کب
عَلَى	پر	بَلَى	کیوں نہیں! جی ہاں	أَتَى؟	جہاں/کہاں سے؟
لَا يَزَالُ	ہمیشہ	مَا لَنَا؟	ہمیں کیا ہوا؟	قَالَ	اس نے کہا
عِدَّةٌ	مدت	كَذَلِكَ	اسی طرح	حَيْثُ	جہاں سے
تَحْتَ	نیچے	فَوْقَ	اوپر		



مشق

درج ذیل قرآنی قطعات کو پڑھیں اور غور کریں کیا آپ کو ان کے معنی آتے ہیں؟

- 1 وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا
- 2 إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
- 3 وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى
- 4 مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟

درج ذیل قرآنی قطعات اپنے قلم سے لکھیں۔ (ہوم ورک)

- 1
- 2
- 3
- 4

کلمہ اور کلام

لفظ:

زبان سے ادا ہونے والی تمام آوازوں کو لفظ کہتے ہیں چاہے اُن کا کوئی مطلب و معنی ہو یا نہ ہو

کلمہ:

جس لفظ کا کوئی مطلب اور معنی ہو اُسے ”کلمہ“ کہتے ہیں، اس کی تین قسمیں ہیں:

① اسم: ہر وہ کلمہ جو کسی شخص، فرد، چیز کا نام یا صفت ہو، اُسے اسم کہتے ہیں۔ اسم کی شناخت کے لیے

ظاہری اور لفظی کئی علامات ہیں جن میں سے تین اہم ترین علامات یہ ہیں:

1 ال۔ جیسے: الْحَمْدُ، الْكِتَابُ، الصِّرَاطُ۔

2 تنوین یعنی دوزبر، دوزیر یا دو پیش: اَرْضٌ، قُرْآنٌ، عَظِيمٌ۔

3 گول تا (ة۔ لہ): جَنَّةٌ، كَلِمَةٌ، صَلَوةٌ۔

② فعل: اُس کلمے کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم زمانے کے ساتھ پایا جائے۔

مثلاً: قَالَ (اُس نے کہا۔) يُؤْمِنُونَ (وہ ایمان رکھتے ہیں۔) سَاوِی (میں ٹھکانہ کر لوں گا۔)

فعل کی بھی کئی ایک علامات ہیں، اُن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1 قَدْ جیسے: قَدْ تَبَيَّنَ (یقیناً بات واضح ہو چکی۔)

2 لَمْ جیسے: لَمْ يَعْلَمْ (اُس نے نہیں جانا۔)

3 لَنْ جیسے: لَنْ يَنْفَعَكُمْ (ہرگز تمہیں نفع نہیں دے گا۔)

4 ث (جزم والی تا) اَرْسَلْتُ (اُس عورت نے بھیجا۔)

③ حرف: اُس کلمے کو کہا جاتا ہے جو نہ اسم ہو نہ فعل۔ البتہ حرف کسی نہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ مل کر ہی

استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: بِاَللّٰهِ میں ب حرف ہے جو اسم (اللہ) کے ساتھ آیا ہے، اکیلا یہ کوئی معنی

نہیں دے سکتا تھا۔ اسی طرح لَمْ يَلِدْ ہے، اس میں لَمْ حرف ہے جو فعل کے ساتھ آیا ہے، اکیلا یہ

www.KitaboSunnat.com

حرف کسی بھی معنی کا فائدہ نہیں دے سکتا تھا۔



کلام:

مکمل گفتگو اور جملے کو کلام کہتے ہیں جس میں اسم، فعل اور حرف یعنی تمام کلمات حسب ضرورت و موقع بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً:

الْقُرْآنُ كِتَابُ اللَّهِ (قرآن اللہ کی کتاب ہے۔)

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (محمد اللہ کے رسول ہیں۔)

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔)

أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ (وہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔)

مذکورہ فقرہوں میں سے ہر ایک کو جملہ یا کلام کہا جائے گا۔

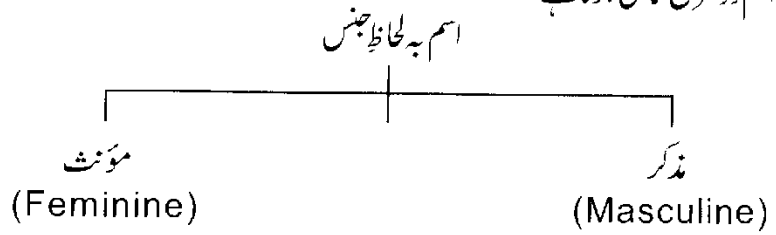
مشق

درج ذیل کلمات میں سے اسم، فعل اور حرف کی نشان دہی کریں!

کلمات	ترجمہ	اسم، فعل، حرف
الضَّالِّينَ	گمراہ ہونے والے
يُنْفِقُونَ	وہ خرچ کرتے ہیں
إِلَى	طرف / تک
تَوْبَةً	توبہ / رجوع کرنا
أَعِدَّتْ	تیار کی گئی ہے
لِ	کے لیے
عَمِلُوا	انہوں نے عمل کیے
كَافِرٍ	کفر / انکار کرنے والا
الْمِيزَانَ	ترازو
تَوَشَّكَلْتُ	میں نے بھروسہ کیا
عَلَى	پر / اوپر

مذکر، مؤنث

عربی زبان میں نر چیز کو مذکر اور مادہ کو مؤنث کہتے ہیں، اور ہر زبان کی طرح عربی میں بھی جنس (Gender) کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہی ہوتا ہے:



مذکر اُسے کہتے ہیں جس میں مؤنث کی کوئی علامت نہ ہو، جب کہ مؤنث اُس اسم کو کہتے ہیں جس میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے۔ عربی زبان میں ان دونوں قسموں کی شناخت کے لیے مؤنث الفاظ کے قواعد کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی زبان میں مؤنث الفاظ حسب ذیل ہیں:

☆ جن الفاظ کے آخر میں مؤنث کی لفظی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے۔ علامات مؤنث درج ذیل ہیں:

- 1 آخر میں گول تا (ة - ۃ) ہو۔ جیسے: جَنَّةٌ، کَلِمَةٌ، رَحْمَةٌ۔
- 2 آخر میں الف مقصورہ (یعنی یہ شکل ی) ہو۔ جیسے: حُسْنٰی، عُقْبٰی، بُشْرٰی۔
- 3 آخر میں الف مدودہ (یعنی یہ شکل آء) ہو۔ جیسے: بَيْضَاءٌ، صَفْرَاءٌ۔

(مذکورہ علامات والے الفاظ کو "مؤنث قیاسی" [Formal feminine] کہتے ہیں۔)

☆ چند قدرتی اشیاء کے نام۔ مثلاً: شَمْسٌ (سورج)، اَرْضٌ (زمین)، سَمَاءٌ (آسمان)، رِيحٌ (ہوا)،

نَارٌ (آگ)، ذَهَبٌ (سونا)، عَسَلٌ (شہد)، عَيْنٌ (چشمہ)، نَفْسٌ (جان)، مِسْكٌ (کستوری)

بعض مصنوعی چیزوں کے نام۔ مثلاً: دَارٌ / بَيْتٌ (گھر)، دَلْوٌ (ڈول)، عَصَا (لاٹھی)، فُلْکٌ (کشتی)،

کَأْسٌ (پیالہ)، خَمْرٌ (شراب)

☆ دوزخ کے نام: جَهَنَّمُ، سَعِيرٌ، سَقَرٌ، جَحِيمٌ۔

☆ جسم کے اکثر جوڑا جوڑا اعضاء، مثلاً: يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (ٹانگ)، قَدَمٌ (پاؤں)، عَيْنٌ (آنکھ)،

ذُنٌ (کان)، سَاقٌ (پنڈلی)۔

☆ ملکوں، شہروں، قوموں اور قبیلوں کے نام، مثلاً: مِصْرٌ، مَدِیْنٌ، قُرَیْشٌ، عَادٌ۔



(مذکورہ مؤنث الفاظ کو ”مؤنث سماعی“ [Irregular Feminine] کہتے ہیں۔)

جو الفاظ جان داروں میں سے مادہ کے لیے بولے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ بھی مؤنث ہی ہیں،

مثلاً: اُمُّ (ماں) اُخْتُ (بہن) اِمْرَاةٌ (عورت/بیوی) بَقْرَةٌ (گائے)

(ان مؤنث الفاظ کو ”مؤنث حقیقی“ [Real Feminine] کہا جاتا ہے۔)

مذکر لفظ کو مؤنث بنانا:

ایسا مذکر اسم جو کسی صفت (خوبی یا خامی) کا معنی دے رہا ہو اُسے مؤنث بنانے کے لیے عام طور پر اُس کے آخر میں گول تاء لگا دیتے ہیں، جیسے اردو میں قاری سے قاریہ، عالم سے عالمہ اور عابد سے عابدہ کہتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں یوں ہوگا:

مؤنث	مذکر	
عَابِدَةٌ	(عبادت کرنے والا) سے	عَابِدٌ
حَامِدَةٌ	(حمد کرنے والا) سے	حَامِدٌ
حَافِظَةٌ	(حفاظت کرنے والا) سے	حَافِظٌ



مشق

درج ذیل کلمات میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں!

أَبٌ، أُمٌّ، بِنْتُ، جَمَلٌ، قَلْبٌ، جِدَارٌ، جَمَلٌ، سَقْفٌ، بَابٌ، نَافِذَةٌ، عَمَّةٌ، رَأْسٌ،
طَائِفَةٌ، فَوْجٌ، أَخٌ، رَحْمَةٌ، طُولِي، إِمْرَأَةٌ، حِنْطَةٌ، خَالٌ، أَنْفٌ، شَعْرٌ، شَفَّةٌ، كِتَابٌ،
لَوْحٌ، فَمٌ، مَاءٌ، زَوْجٌ، رَقَبَةٌ، جَبَلٌ، قَمَرٌ، كُرْسِيٌّ، مَتَاعٌ، ظُلْمَةٌ، وَالِدَةٌ، أُسْرَةٌ،
زَوْجَةٌ، سُورَةٌ، أَلْفٌ، ظَهْرٌ، قَلَمٌ، أُخْتُ

نیچے دی گئی آیات کے ترجمہ معانی پر غور کریں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں!

1 لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

2 وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (الاحزاب: ۲۱)

3 فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ (یس: ۱۱)

اوپر دی گئی آیات میں سے مذکر اور مؤنث اسم الگ الگ نیچے لکھیں!

مؤنث

مذکر

.....
.....
.....
.....

سبق نمبر 4



اشارہ و موصول

① اسم اشارہ:

قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اردو میں ”یہ“ اور دور کے لیے ”وہ“ بولا جاتا ہے۔ عربی میں قریب اور بعید کے لیے چھ، چھ لفظ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

اسم اشارہ قریب

3	2	1	
هَؤُلَاءِ یہ سب مرد	هَٰذَانِ یہ دو مرد	هَٰذَا یہ ایک مرد	مذکر
هَؤُلَاءِ یہ سب عورتیں	هَٰتَانِ یہ دو عورتیں	هَٰذِهِ یہ ایک عورت	مؤنث

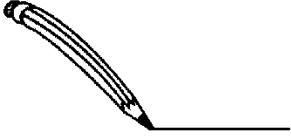
اسم اشارہ بعید

3	2	1	
أُولَٰئِكَ وہ سب مرد	ذَٰلِكَ وہ دو مرد	ذَٰلِكَ وہ ایک مرد	مذکر
أُولَٰئِكَ وہ سب عورتیں	تَٰلِكَ وہ دو عورتیں	تَٰلِكَ وہ ایک عورت	مؤنث

نوٹ ← جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے ”مُشَارَإِلَیْہ“ کہتے ہیں۔

② اسم موصول:

اسم موصول کسی بھی جملے کا نامکمل جز ہوتا ہے۔ یہ الفاظ دیگر ایسا نامکمل اسم کہ جب تک اُس کے ساتھ مزید کوئی لفظ یا جملہ شامل نہ ہو کسی جملے کا نامکمل جز نہیں بن سکے گا۔ یعنی اکیلا نہ فاعل ہو سکتا ہے اور نہ مفعول، نہ مبتدا اور نہ خبر۔ اس کے بعد والا لفظ یا جملہ اس کا صلہ کہلائے گا۔ ”جو، جس، جسے، جس کو، جس نے، جنہوں نے، جن



سے، جن کو ”اردو کے اسم موصول ہیں، عربی زبان کے اسم موصول درج ذیل ہیں:

3	2	1	
الَّذِينَ	الَّذَانِ	الَّذِي	مذکر
الَّتِي / الَّتِي	الَّتَانِ	الَّتِي	مؤنث

”مَنْ“ اور ”مَا“ بھی اسم موصول ہیں جب دونوں ”الَّذِي“ کے معنی میں استعمال ہوں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ”مَنْ“ عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ”مَا“ غیر عاقل کے لیے۔ عاقل سے مراد انسان، جن اور فرشتے ہیں، باقی سب مخلوقات غیر عاقل ہیں۔ ”مَنْ“ کے معنی ہیں ”جو شخص“ اور ”مَا“ کے معنی ہیں ”جو چیز“۔

نوٹ ← کبھی کبھار یہ دونوں لفظ سوالیہ معنوں میں بھی بولے جاتے ہیں، تب ان کے معنی ہوں گے۔
کون شخص؟ کیا چیز؟

مشق

..... آیات ذیل کے ترجمے کی کوشش کریں!

- 1 اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ (علقہ: ۱)
- 2 لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ○ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ○ (بلد: ۲۰)
- 3 قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ○ (المؤمنون: ۲۰)
- 4 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ○ (مريم: ۶۳)



مذکورہ آیات میں سے اشارہ و مشارالیه اور موصول وصلہ نیچے خالی جگہ پر تحریر کریں۔



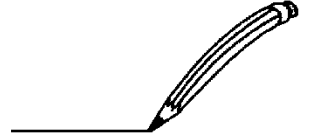
اشارہ	مشارالیه	موصول	صلہ
.....
.....
.....

اسم ضمیر

”ضمیر“ کے معنی ہیں پوشیدہ یا چھپا ہوا۔ اسم ضمیر سے مراد وہ مختصر سا نام ہے جو غائب، حاضر یا متکلم پر دلالت کرے۔ یعنی جس شخص یا چیز کا گفتگو میں ایک دفعہ نام لیا جا چکا ہو تو دوبارہ اُس کا نام لینے کی بجائے اسم ضمیر بولا جائے۔ جیسے: ”خالد مسجد میں آیا اور اُس نے باجماعت نماز ادا کی، پھر وہ تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو گیا۔“ بعد والے دو فقروں میں ”اُس نے“ اور ”وہ“ کے الفاظ اسم ضمیر ہیں جو خالد کی جگہ بولے گئے ہیں۔ چنانچہ ایسے الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں ”اسم ضمیر“ کہلاتے ہیں۔ بعض ضمیریں فاعلی ہوتی ہیں بعض مفعولی اور بعض اضافی۔ فاعلی ضمیریں درج ذیل ہیں:

1

3	2	1		
ہُمْ	ہُمَا	هُوَ	مذکر	غائب
وہ سب مرد / ان سب مردوں نے	وہ دو مرد / ان دو مردوں نے	وہ ایک مرد / اس ایک مرد نے		
ہُنَّ	ہُمَا	ہِی	مونث	غائب
وہ سب عورتیں / ان سب عورتوں نے	وہ دو عورتیں / ان دو عورتوں نے	وہ ایک عورت / اس ایک عورت نے		
أَنْتُمْ	أَنْتُمَا	أَنْتَ	مذکر	مخاطب
تم سب مرد / تم سب مردوں نے	تم دو مرد / تم دو مردوں نے	تو ایک مرد / تو ایک مرد نے		
أَنْتُنَّ	أَنْتُمَا	أَنْتِ	مونث	مخاطب
تم سب عورتیں / تم سب عورتوں نے	تم دو عورتیں / تم دو عورتوں نے	تو ایک عورت / تو ایک عورت نے		
نَحْنُ	نَحْنُ	أَنَا	مذکر و مونث	متکلم
ہم / ہم نے	ہم / ہم نے	میں / میں نے		



3	2	1	صیغہ	
ہُمْ ان سب کا	ہُمَا ان دو کا	ہُوَ ھُوَ اس کا	مذکر	غائب
ھُنَّ ان سب عورتوں کا	ھُمَا ان دو عورتوں کا	ہَا اس ایک عورت کا	مؤنث	
کُمْ تم سب مردوں کا	کُمَا تم دو مردوں کا	کَ تجھ ایک مرد کا	مذکر	مخاطب
کُنَّ تم سب عورتوں کا	کُمَا تم دو عورتوں کا	کِ تجھ ایک عورت کا	مؤنث	
نَا ہمارا، ہماری، ہمارے	نَا ہمارا، ہماری، ہمارے	ی، یٰ میرا، میری، میرے	مذکر و مؤنث	متکلم

ضمیروں کے مذکورہ الفاظ اگر کسی فعل کے آخر میں متصل ہو کر آئیں تو انہیں مفعولی ضمیریں کہیں گے، اگر کسی اسم کے آخر میں متصل ہو کر آئیں تو انہیں اضافی ضمیریں کہیں گے۔ مثلاً خَلَقَكَ ”اُس (اللہ) نے تجھے پیدا کیا۔“ اس مثال میں ”كَ“ مفعولی ضمیر ہے، کیوں کہ فعل (خلق) کے آخر میں آئی ہے۔ البتہ رَبُّكَ ”تیرا رب“ میں ”كَ“ اضافی ضمیر ہے کیوں کہ اسم (رَبُّ) کے آخر میں آئی ہے۔

مشق

◻ درج ذیل دو دو کلمات کو آپس میں ملائیں اور ترجمہ کریں، جس طرح مثال میں ہے:

شَجَرَةٌ، نَهْرٌ: شَجَرَةٌ وَ نَهْرٌ: درخت اور نہر

اِيْمَانٌ، شِرْكٌ: ثَوَابٌ، عَذَابٌ:

لَيْلٌ، نَهَارٌ: جَنَّتْ، جَهَنَّمُ:



..... شَمْسٌ، قَمَرٌ

..... الدُّنْيَا، الْآخِرَةُ

..... اَرْضٌ، سَمَاءٌ

✧ اُردو میں ترجمہ کیجیے!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، عَلَيْهَا، إِلَيْكَ، إِلَيْهِمْ، عَلَيْهِمْ، مِنْهُمَا، إِلَيْهِمَا، مِنْهُمْ،
 لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ، أَنْفُسَنَا وَأَنْفُسُكُمْ، لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ، رَزَقَهُمْ وَكَسَوْتُهُمْ،
 فِيهِ، عَلَيَّ، إِلَيْكَ وَإِلَى آبَائِكَ، لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، فِي أَذَانِهِمْ، لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ،
 هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، مِنْ ذُرِّيَّتِي، أَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ، هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ، فِيهِمَا
 إِنْهُمْ كَبِيرٌ، فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ، لِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِزُيْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ، وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
 ✧ درج ذیل سورۃ پڑھیے اور غور کیجیے کہ اس میں سے کتنے الفاظ کے معانی آپ کو آتے ہیں؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝
 وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

✧ سورۃ مبارکہ کو اپنے قلم سے مع ترجمہ لکھیں! (ہوم ورک)



فعل ماضی

جس کسی لفظ میں کام کرنے یا ہونے کا ذکر زمانے کے ساتھ پایا جائے اُسے فعل کہتے ہیں، اور فعل کی مختلف اقسام ہیں۔ ایسا فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے کا معنی پایا جائے ”فعل ماضی“ کہلاتا ہے۔
جیسے: خَرَجَ (وہ نکلا)، قَالَ (اس نے کہا)، سَمِعَ (اس نے سنا)۔

عربی زبان میں فعل ماضی کے کل چودہ (14) الفاظ ہوتے ہیں، اُن میں سے چند بنیادی الفاظ علامات کے ساتھ درج کیے جا رہے ہیں۔ یہ علامات فعل ماضی کے آخر میں آتی ہیں، آپ انھیں معنوں کے ساتھ یاد کر لیں۔

- 1 ثَّ (وہ، اُس نے [مذکر]) سَمِعْتُ (اس نے سنا)، حَمَلْتُ (اس نے اٹھایا)
- 2 تَ (تو نے / تو [واحد مذکر]) اَنْعَمْتُ (تو نے انعام کیا)، فَعَلْتُ (تو نے کیا)
- 3 تِ (تو نے / تو [واحد مؤنث]) دَخَلْتُ (تو داخل ہوئی)، سَمِعْتِ (تو نے سنا)
- 4 ثْ (میں نے / میں۔ مرد/عورت [واحد مذکر/مؤنث]) خَلَقْتُ (میں نے پیدا کیا)، قُلْتُ (میں نے کہا)



۱۔ مذکورہ الفاظ کے آخر میں سے اگر علامتیں ہٹا دی جائیں تو یہ واحد مذکر کے الفاظ بن جائیں گے اور ترجمہ ”وہ“ یا ”اُس کے“ کے ساتھ کیا جائے گا۔ مثلاً: سَمِعَ (اُس نے سنا۔) دَخَلَ (وہ داخل ہوا۔)
۲۔ اگر مذکورہ واحد لفظ کے آخر میں ”وَا“ علامت آئے تو ترجمہ ”وہ سب“ یا ”ان سب“ کے ساتھ کیا جائے گا۔ جیسے سَمِعُوا (ان سب نے سنا۔) دَخَلُوا (وہ سب داخل ہوئے۔)
۳۔ اگر اس واحد لفظ کے آخر میں ”نَا“ آئے تو معنی ”ہم“ کے ساتھ کیے جائیں گے۔ مثلاً: اَنْزَلْنَا (ہم نے نازل کیا۔) اَنْعَمْنَا (ہم نے انعام کیا۔)



مشق

❖ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے ہر ایک کے قواعد کے مطابق مزید پانچ پانچ لفظ بنائیں!

سَمِعَ
سَجَدَ
عَلِمَ
أَسْلَمَ
أَمِنَ
جَاهَدَ
اسْتَغْفَرَ
اجْتَنَبَ
انْقَلَبَ

❖ درج ذیل قرآنی قطعات پر غور کریں، نیز خط کشیدہ الفاظ میں علامات اور معنی سمجھنے کی کوشش کریں!

1 رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ آل عمران: ۱۹۱

2 قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأُسْلِمْتُ مَعَ سُلَيْمٍ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ النمل: ۴۴

3 يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأَتْ ۖ ق: ۳۰

4 قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي القصص: ۱۶

5 قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ النمل: ۲۹



فعل مضارع

عربی میں ”فعل مضارع“ اُس فعل کو کہتے ہیں جس میں حال اور مستقبل کے معنی پائے جائیں، جیسے: یَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جان لے گا۔)

فعل مضارع کی چار علامات ہیں، انھیں علامات مضارع کہا جاتا ہے اور وہ فعل کے شروع میں آتی ہیں۔ ذیل میں وہ علامات ترجمے کے ساتھ دی جا رہی ہیں، انھیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

- | | | | |
|---|----------|--------|--------------------------------|
| 1 | یُ (وہ) | جیسے : | يَعْبُدُ (وہ عبادت کرتا ہے۔) |
| 2 | تُ (تم) | جیسے : | تَعْبُدُ (تم عبادت کرتے ہو۔) |
| 3 | أُ (میں) | جیسے : | أَعْبُدُ (میں عبادت کرتا ہوں۔) |
| 4 | نُ (ہم) | جیسے : | نَعْبُدُ (ہم عبادت کرتے ہیں۔) |



- ۱۔ جس لفظ کے آخر میں ”ان“ آئے گا، اس میں ”دو“ کا معنی بھی شامل ہو جائے گا۔ جیسے: يَغْبُدَانِ (وہ دو عبادت کرتے ہیں)، يَخْرُجَانِ (وہ دو نکلتے ہیں)، تَدْخُلَانِ (تم دو داخل ہوتے ہو۔)
- ۲۔ جس لفظ کے آخر میں ”وَن“ ہوگا اس میں جمع (زیادہ/سب) کے معنی کیے جائیں گے۔ جیسے: يَقُولُونَ (وہ سب کہتے ہیں)، تَفْعَلُونَ (تم سب کرتے ہو)، يَخْرُجُونَ (وہ سب نکلتے ہیں)، تَدْخُلُونَ (تم سب لوگ داخل ہوتے ہو)، يَغْبُدُونَ (وہ سب عبادت کرتے ہیں)۔



مشق

درج ذیل کلمات کا ترجمہ کریں، نیز ان کے جمع الفاظ لکھ کر ان کا بھی ترجمہ کریں!

واحد	ترجمہ	جمع	ترجمہ
أَعْمَلُ			
يَشْكُرُ			
يَعْلَمُ			
تَعْقِلُ			

درج ذیل قرآنی قطعات میں خط کشیدہ کلمات کے معنی پر غور کریں، اور علامات کے ذریعے انہیں سمجھنے کی کوشش کریں!

- 1 تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ المائدة: ۱۱۶
- 2 تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ آل عمران: ۲۶
- 3 الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ البقرة: ۳
- 4 نَحْنُ نَزَّلُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقَى طہ: ۱۳۲
- 5 وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ البقرة: ۴
- 6 أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ النساء: ۸۲

www.KitaboSunnat.com

دوسرا یونٹ



یہ یونٹ منتخب قرآنی آیات پر مشتمل ہے، اس میں الأستاذ حافظ عبدالسلام بن محمد صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) کے ترجمہ شدہ قرآن مجید سے ترجمہ معانی آیات شامل کیا گیا ہے جس پر ادارہ محترم حافظ صاحب موصوف اور دارالاندلس (ناشر ترجمہ مذکور) کا شکر گزار ہے اور ان کی رفعتِ قدر اور عمر و عمل میں برکت کے لیے دعا گو ہے۔

سورة الفاتحة

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔
سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا
پالنے والا ہے۔

بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

بدلے کے دن کا مالک ہے۔

ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے
مدد مانگتے ہیں۔

ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا،
جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔

سورة الفاتحة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۱)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۲)

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (۳)

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ (۴)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (۵)

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۶)

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّينَ (۷)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

الْحَمْدُ أَنْعَمْتَ الْعَالَمِينَ نَعْبُدُ

الدِّينِ الضَّالِّينَ نَسْتَعِينُ إِهْدِ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

۱۔ سورة الفاتحة کے کوئی سے پانچ نام بتائیں!

۲۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی کون کونسی صفات بیان ہوئی ہیں؟

۳۔ ہدایت سے کیا مراد ہے؟



- ۛ ہدایت کی کتنی اقسام ہیں؟
 - ۛ انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟
 - ۛ گمراہوں سے کون لوگ مراد ہیں؟
 - ۛ ”الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ“ کون ہیں؟
 - ۛ دعا مانگنے کے آداب کیا ہیں؟
 - ۛ سورۃ الفاتحہ کی ہے یا مدنی؟
 - ۛ عبادت کسے کہتے ہیں؟
- ◡ آیات ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

- ◡ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:
- ۛ بسم اللہ قرآن کی ایک آیت ہے / کلام اللہ ہے۔
 - ۛ ہر کام کا آغاز اللہ کے نام سے کرنا چاہیے۔
 - ۛ آداب و طریقہ دعا کی تعلیم۔
 - ۛ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کا حق۔
 - ۛ مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔
 - ۛ مذکورہ دونوں میں سے کوئی ایک کام غیر اللہ کے لیے کرنا شرک ہے۔
 - ۛ دنیا و آخرت کی اہم ترین / جامع ترین دعا۔
 - ۛ یہود و نصاریٰ کے طریق سے اجتناب۔
 - ۛ قرآن کی تفسیر قرآن کے ساتھ۔
 - ۛ قبولیت دعا کے لیے دعا کرنا (آمین)۔

سبق نمبر 2

سورة البقرة

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔
الْم-

یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں
کے لیے سراسر ہدایت ہے۔

وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم
کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا
ہے، خرچ کرتے ہیں۔

اور وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو تیری طرف
اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور آخرت
پر وہی یقین رکھتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر
ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔

سورة البقرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْم- (۱)

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ هُدًى

لِّلْمُتَّقِينَ (۲)

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ

الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳)

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا

أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ

يُوقِنُونَ (۴)

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵) [سورة البقرة، آیت: ۱ تا ۵]

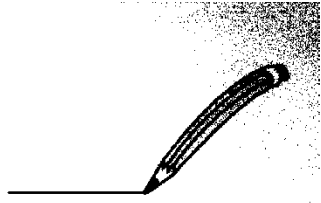
مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

يُوقِنُونَ أُولَٰئِكَ رَزَقْنَا عَلَىٰ
يُنْفِقُونَ الَّذِينَ رَبِّب أَنْزَلَ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

حروف مقطعات سے کیا مراد ہے؟



- ✓ حروفِ مقطعات کے معنی و مفہوم کے متعلق صحیح موقف کیا ہے؟
 - ✓ حروفِ مقطعات کتنی سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں؟
 - ✓ حروفِ مقطعات کی کل تعداد کتنی ہے؟
 - ✓ اس سورۃ کا نام سورۃ البقرہ کیوں ہے؟
 - ✓ قرآن مجید کتاب لاریب ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟
 - ✓ ہدایت کو متقین کے لیے خاص کیوں کیا گیا؟
 - ✓ متقین کی صفات کیا ہیں؟
 - ✓ ایمان بالغیب سے کیا مراد ہے؟
 - ✓ اقامتِ صلوٰۃ کا کیا معنی ہے؟
 - ✓ انفاق فی سبیل اللہ کی کم از کم کتنی مقدار ہے؟
 - ✓ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ سے کیا مراد ہے؟
 - ✓ فلاح کے کیا معنی ہیں؟
- آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

○ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ✓ حروفِ مقطعات کے معنی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
- ✓ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منکرینِ قرآن کے لیے چیلنج ہیں۔
- ✓ قرآن مجید کتاب لاریب ہے۔
- ✓ حصولِ ہدایت کے لیے مطلوبہ صفات پیدا کرنا ضروری ہے۔
- ✓ ایمان بالغیب کی وضاحت۔
- ✓ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔



- ﴿ تمام الہامی کتابوں پر ایمان ضروری ہے۔
- ﴿ وحی الہی کے بغیر ہدایت ناممکن ہے۔
- ﴿ آخرت پر یقین کے لیے ضمیر ہُم سے زور دیا گیا ہے۔

سبق نمبر 3

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ
ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (٦)

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، ان پر برابر ہے،
خواہ تو نے انھیں ڈرایا ہو، یا انھیں نہ ڈرایا ہو،
ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى
سَمْعِهِمْ ط وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ع (٧)

اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر
لگا دی اور ان کی نگاہوں پر ایک پردہ ہے اور ان
کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

سَوَاءٌ	غِشَاوَةٌ	سَمْعِهِمْ	عَلَى
خَتَمَ	أَنذَرْتُ	كَفَرُوا	أَمْ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- قرآن مجید میں اہل ایمان و تقویٰ کے ساتھ کفار اور کفر کے لوگوں کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے؟
- ✓ کس قسم کے کفار کو ڈرانے کا انھیں فائدہ نہیں ہوتا؟
- ✓ کافر کسے کہتے ہیں؟
- ✓ خَتَمَ کے کیا معنی ہیں؟
- ✓ دلوں اور کانوں پر مہر سے کیا مراد ہے؟
- ✓ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ہدایت سے محروم کرتا ہے؟
- آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ↳ جو طالب ہدایت نہ ہو، اُسے ہدایت نہیں ملتی۔
- ↳ دل، کان اور آنکھیں حصول ہدایت و علم کے ذرائع ہیں۔
- ↳ حصول ہدایت کے لیے صلاحیتیں صرف نہ کرنے والوں سے صلاحیتیں چھین لی جاتی ہیں۔
- ↳ ہدایت سے محرومی کے بدترین انجام کا بیان۔

سبق نمبر 4



اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، حالانکہ وہ ہرگز مومن نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَ بِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (۸) ^{وقف لازم}


اللہ سے دھوکا بازی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے، حالانکہ وہ اپنی جانوں کے سوا کسی کو دھوکا نہیں دے رہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔

يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَمَا
يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ط (۹)


ان کے دلوں ہی میں ایک بیماری ہے تو اللہ نے انہیں بیماری میں اور بڑھا دیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ لَا فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؕ لَبِمَا كَانُوا
يَكْذِبُونَ (۱۰)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں! 

يَخْدَعُونَ كَانُوا يَكْذِبُونَ مَا يَشْعُرُونَ
مِنْ آمَنَّا آمَنُوا يَقُولُ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں! 

- ✓ ان آیات میں کس گروہ کا ذکر ہوا ہے؟
- ✓ کیا صرف دعویٰ کرنے سے آدمی مومن ہو سکتا ہے؟
- ✓ ایمان کے بنیادی ارکان کیا ہیں؟
- ✓ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکا دینے سے کیا مراد ہے؟



ۛ اُن کے دلوں میں کون سی بیماری ہے؟

ۛ فَرَّادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا سے کیا مراد ہے؟

آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

ۛ منافقین ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کی اہمیت سے آگاہ تھے۔

ۛ ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت ارکان ایمان میں سے سب سے اہم ہیں۔

ۛ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

ۛ دلیل کے بغیر دعویٰ نامقبول ہے۔

ۛ خالی دعویٰ کرنے سے انسان مومن نہیں ہو سکتا۔

ۛ عمل دعوے کے خلاف ہو تو یہ بھی دھوکا ہے۔

ۛ ایمان ”اقرار باللسان، تصدیق بالقلب اور عمل بالجوارح“ کا نام ہے۔

ۛ جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے۔

ۛ یہ نفاق کی ایک نشانی ہے۔

ۛ نفاق امراضِ قلوب میں سے ہے۔

ۛ گناہوں / روحانی بیماریوں کی سزائیں گناہوں / روحانی بیماریوں کی صورت میں ??

ۛ اس صورت حال کا انجام بد۔

سبق نمبر 5



وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ لَا قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (۱۱)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

الْأَنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ (۱۲)

سن لو! یقیناً وہی تو فساد ڈالنے والے ہیں اور لیکن وہ نہیں سمجھتے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنْتُمْ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ (۱۳)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بے وقوف ایمان لائے ہیں؟ سن لو! بے شک وہ خود ہی بے وقوف ہیں اور لیکن وہ نہیں جانتے۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

مُصْلِحُونَ الْمُفْسِدُونَ لَا تُفْسِدُوا قِيلَ
لَا يَعْلَمُونَ السُّفَهَاءُ لَكِنْ آمَنَ


مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!


- ۱۔ فساد فی الارض سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ کون کون سے کام فساد فی الارض میں شامل ہیں؟
- ۳۔ آمَنَ النَّاسُ سے کون لوگ مراد ہیں؟
- ۴۔ منافقین صحابہ کو ”سُفَهَاءُ“ کیوں کہتے تھے؟



ۛ ”سُفْهَاءَ“ حقیقت میں کون ہیں؟

ۛ ان آیات میں منافقین کی کون کونسی نشانیاں بیان ہوئی ہیں؟

آیات / آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

ۛ فساد فی الارض کرنے والے منافق ہیں۔

ۛ فساد فی الارض کی حقیقت کا بیان۔

ۛ ایمان میں صحابہ کرامؓ معیار اور کسوٹی ہیں۔

ۛ صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع کرنے کی مذمت۔

ۛ حقیقی ”سُفْهَاءَ“ کا بیان۔

سبق نمبر 6



اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مذاق اڑانے والے ہیں۔

اللہ یستہزیئ بہم و یمدھم فی طغیانہم یعمہون (۱۵)
اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور انہیں ڈھیل دے رہا ہے، اپنی سرکشی ہی میں حیران پھرتے ہیں۔
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی، تو نہ ان کی تجارت نے نفع دیا اور نہ وہ ہدایت پانے والے بنے۔

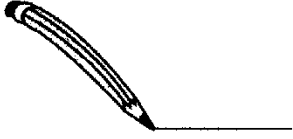
مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

یَعْمَهُونَ مُسْتَهْزِئُونَ طُغْيَانِهِمْ مَارَبِحَتٌ
لَقُوا اٰمَنَّا يَمْدُ نَحْنُ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ ان آیات میں منافقین کی کونسی خصلتوں کا بیان ہے؟
- ۲۔ منافقین کے استہزاء کا کیا مطلب ہے؟
- ۳۔ اللہ یستہزیئ بہم سے کیا مراد ہے؟
- ۴۔ استہزاء اور مزاح میں کیا فرق ہے؟
- ۵۔ گمراہی خریدنے سے کیا مراد ہے؟



ۛ منافقین کی تجارت کا انجام کیا ہے؟

ۛ نفع بخش تجارت کون سی ہے؟

ۛ آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

ۛ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ۛ دورِ خنی بھی نفاق میں سے ہے۔
- ۛ اہل ایمان سے استہزاء کرنا بھی منافقت ہے۔
- ۛ اہل ایمان سے اللہ کی دوستی اور محبت کا بیان۔
- ۛ اللہ اپنے باغیوں کی رسی دراز کر دیتا ہے۔
- ۛ اور انھیں گمراہی کے حوالے کر دیتا ہے۔
- ۛ ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا بھی نفاق ہے۔
- ۛ منافقین کی تجارت سراسر خسارے میں ہے۔
- ۛ ہدایت صرف طلبِ صادق والوں کو ملتی ہے۔

سبق نمبر 7



اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (۲۵۵) سورة البقرة

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

الْقَيُّومُ لَا يَأُودُهُ خَلَقَهُمْ لَا يُحِيطُونَ
سِنَّةٌ يَشْفَعُ لَا تَأْخُذُ الْعَلِيُّ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!


- ۱۔ آیت الکرسی کو آیت الکرسی کیوں کہتے ہیں؟
- ۲۔ آیت الکرسی کی فضیلت کیا ہے؟
- ۳۔ الہ برحق کی صفات میں سے کوئی سی تین صفتیں بتائیں؟
- ۴۔ شفاعت بالاذن سے کیا مراد ہے؟




۱۔ علمِ غیب کے بارے میں اسلام کا عقیدہ کیا ہے؟

۲۔ کرسی الہی سے کیا مراد ہے؟

۳۔ عرش الہی کے بارے میں اسلامی عقیدہ کیا ہے؟

آیت کے درج ذیل ٹکڑے تحریر کریں اور ان کا ترجمہ لکھیں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

۱۔ اللہ برحق ہونے کی ضروری صفات کا بیان۔

۲۔ تمام تر صفاتِ کمال (خوبیوں) کا اللہ کے لیے ثبوت۔

۳۔ صفاتِ نقص سے اللہ کی پاکی کا بیان۔

۴۔ سفارش کی اقسام کی طرف اشارہ۔

۵۔ تمام چیزیں اللہ کے احاطہ علم میں ہیں۔

۶۔ کوئی شخص اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی کا بیان۔

۸۔ کرسی کا معنی و مفہوم۔

سبق نمبر 8

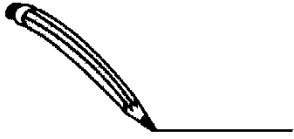


رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھو جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

اَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَ
الْمُؤْمِنُونَ ط كُلُّ اَمِّنٍ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهِ وَ
كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ قَف لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهِ قَف وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا
عُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (۲۸۵)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَ عَلَيْهِمَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحْمِلْنَا مَا
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ؕ وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ
لَنَا وَ قِنَا ؕ وَ اَرْحَمْنَا ؕ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانصُرْنَا
عَلٰى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ؕ (۲۸۶) سورة البقرة



مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

لَا يُكَلِّفُ لَا تُفَرِّقُ أَخْطَأْنَا
 مَوْلَانَا أَنْزَلَ لَا تَحْمِلُ آمَنَ
 غُفْرَانُكَ فَأَنْصُرْنَا نَسِينَا

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ ان دونوں آیات کی فضیلت کیا ہے؟
 - ۲۔ کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟
 - ۳۔ ملائکہ پر ایمان سے کیا مراد ہے؟
 - ۴۔ رسولوں کے مابین تفریق کا کیا مطلب ہے؟
 - ۵۔ علم حاصل ہو جانے کے بعد اہل ایمان کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟
 - ۶۔ وسعت (طاقت) کے مطابق تکلیف دینے کا کیا مطلب ہے؟
 - ۷۔ پہلی امتوں پر وہ کون سے بوجھ تھے جن کے ازالے کے لیے دعا ذکر کی گئی ہے؟
 - ۸۔ أَنْتَ مَوْلَانَا کا کیا مفہوم ہے؟
 - ۹۔ کافروں کے خلاف مدد سے کیا مراد ہے؟
- درج ذیل قرآنی دعا مکمل اپنے قلم سے لکھیں اور اس کا ترجمہ بھی تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ۱۔ اہل ایمان (صحابہ) کی فضیلت کہ اُن کے ایمان کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے ایمان کے ساتھ ہوا ہے۔
- ۲۔ ارکانِ ایمان کا بیان۔
- ۳۔ تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا ضروری ہے۔
- ۴۔ ایمان والوں کا شعار ”سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا“۔
- ۵۔ اہل ایمان کی فکر آخرت کا بیان، اس لیے وہ مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔
- ۶۔ احکام شریعت انسانی طاقت کے مطابق ہی ہیں۔
- ۷۔ اپنی ہر برائی کا ذمہ دار انسان خود ہے۔
- ۸۔ انسان کی اچھائی کا فائدہ خود اُسی کو ملے گا۔
- ۹۔ اہل ایمان کو عظیم دعا کی تعلیم۔
- ۱۰۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کا مولیٰ و مددگار ہے۔

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو ”اف“ مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔

اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔ تمہارا رب زیادہ جاننے والا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو یقیناً وہ بار بار رجوع کرنے والوں کے لیے ہمیشہ سے بے حد بخشش والا ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِمَّا يَنْفُلَنَّ عَنْكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَوْفٍ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (۲۳)

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا (۲۴) رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۖ إِنَّ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا (۲۵)

مشق

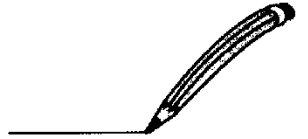
درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

قَضَى لَا تَقُلْ عِنْدَكَ إِحْسَانًا
جَنَاح اخْفِضْ نُفُوسِكُمْ
أَوَّابِينَ لَا تَنْهَرْ الْكِبَرُ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

۱۔ حقوق میں سے بندے کے ذمے سب سے بڑا حق کونسا ہے؟

۲۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا مطلب / دائرہ کیا ہے؟



- ~ والدین کے ساتھ گفتگو کا انداز کیا ہونا چاہیے؟
 - ~ مذکورہ آیات میں والدین کے لیے کونسی دعا کی تعلیم دی گئی ہے؟
 - ~ دلوں کے حال کون جانتا ہے؟
 - ~ اَوَّابین سے کون لوگ مراد ہیں؟
 - ~ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی بخشش کرتا ہے؟
- ◇ مذکورہ آیات میں سے درج ذیل ٹکڑے لکھیں اور اُن کا ترجمہ تحریر کریں!

◇ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ~ اللہ تعالیٰ کے اہم فیصلوں کا بیان۔
- ~ اللہ تعالیٰ کی عبادت سب سے بڑا اور اہم فریضہ ہے۔
- ~ حقوق العباد میں سے والدین کے حقوق سب سے مقدم ہیں۔
- ~ والدین سے حسن سلوک کی تاکید خصوصاً اُن کے بڑھاپے میں۔
- ~ والدین سے آدابِ گفتگو کی تعلیم۔
- ~ والدین کی باتوں پر برہم نہیں ہونا چاہیے۔
- ~ اُن کے ساتھ تواضع سے پیش آنے اور اُن کے حق میں عا کرنے کا حکم۔
- ~ نیت اور ارادہ درست ہونے کی صورت میں گناہوں کی معافی کی خوش خبری۔



اور رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور مت بے جا خرچ کر، بے جا خرچ کرنا۔
بے شک بے جا خرچ کرنے والے ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا بہت ناشکر ہے۔

اور اگر کبھی تو ان سے بے توجہی کر ہی لے، اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو تو ان سے وہ بات کہہ جس میں آسانی ہو۔

اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کر لے اور نہ اسے کھول دے، پورا کھول دینا، ورنہ ملامت کیا ہوا، تھکا ہوا رہ کر بیٹھ رہے گا۔

بے شک تیرا رب رزق فراخ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے، بے شک وہ ہمیشہ سے اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔

وَ اِنَّ ذَا الْقُرْبٰى حَقُّهُ وَ الْمُسْكِيْنَ وَ
ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَدِّرْ تَبَدُّرًا (۲۶)
اِنَّ الْمُبَدِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيْطٰنِ ط
وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهِ كَفُوْرًا (۲۷)

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا (۲۸)

وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ
لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
مَّحْسُوْرًا (۲۹)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ
يَقْدِرُ ط اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيْرًاۙ بَصِيْرًاۙ
(۳۰)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

اِنَّ..... مَغْلُوْلَةً..... رَبَّكَ..... الْمُبَدِّرِيْنَ..... تَرْجُوْهَا.....
لَا تُبَدِّرْ..... يَبْسُطُ..... اِخْوَانَ..... ابْنَ السَّبِيْلِ..... كَفُوْرًا.....



مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ والدین کے بعد انسان پر کس کس کا حق ہے؟
 - ۲۔ فضول خرچی کرنے والے کون ہیں؟
 - ۳۔ اسراف اور تبذیر میں فرق بتائیں؟
 - ۴۔ اہل حق کا حق ادا کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو کیا کرے؟
 - ۵۔ ”ہاتھ کو گردن پہ باندھنے“ سے کیا مراد ہے؟
 - ۶۔ میانہ روی اختیار نہ کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے؟
 - ۷۔ فراخی اور تنگی رزق کس کی طرف سے ہوتی ہے؟
- آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ۱۔ قریبی رشتہ داروں اور مسکینوں کا بھی آدمی پر حق ہے۔
- ۲۔ فضول خرچی سے ممانعت اور اس کی مذمت۔
- ۳۔ والدین اور رشتہ داروں کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو اچھے انداز میں معذرت کر لے۔
- ۴۔ کنجوسی نہیں کرنی چاہیے۔
- ۵۔ اسراف بھی ممنوع ہے۔
- ۶۔ میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔
- ۷۔ کنجوسی اور فضول خرچی کا انجام۔
- ۸۔ رزق کی فراخی یا تنگی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔
- ۹۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ”خیراً بصیراً“ کے ذکر کی حکمت۔



وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ ط
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ط إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ
خِطَاءً كَبِيرًا (۳۱)

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی
انھیں رزق دیتے ہیں اور تمھیں بھی۔ بے شک
ان کا قتل ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔

وَلَا تَقْرُبُوا الزَّوَائِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ط
سَاءَ سَبِيلًا (۳۲)

اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ ہمیشہ سے
بڑی بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ ط وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا
لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ط إِنَّهُ
كَانَ مَنصُورًا (۳۳)

اور اس جان کو قتل مت کرو جسے اللہ نے حرام کیا
ہے مگر حق کے ساتھ اور جو شخص قتل کر دیا جائے،
اس حال میں کہ مظلوم ہو تو یقیناً ہم نے اس کے
ولی کے لیے پورا غلبہ رکھا ہے۔ پس وہ قتل میں
حد سے نہ بڑھے، یقیناً وہ مدد دیا ہوا ہوگا۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

خِطَاءً لَا تَقْرُبُوا مَنصُورًا مَظْلُومًا
خَشْيَةً لَا يُسْرِفُ فَاحِشَةً
نَرْزُقُ إِمْلَاقٍ قُتِلَ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ✓ کیا بھوک کی بنا پر اولاد کا قتل جائز ہے؟
- ✓ رزق کی ذمہ داری کس پر ہے؟
- ✓ زنا کیوں حرام ہے؟
- ✓ حق کے ساتھ قتل کیا معنی ہیں؟



- ۱۔ مقتول کے ولی کے لیے ”سلطان“ سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ اسراف فی القتل سے کیا مراد ہے؟
- ۳۔ آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

- ۱۔ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:
- ۲۔ قتل اولاد کی ممانعت کا بیان۔
- ۳۔ رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔
- ۴۔ اولاد کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔
- ۵۔ زنا کی حرمت کا بیان۔
- ۶۔ اس کے لیے ”لَا تَقْرُبُوا“ کے الفاظ۔
- ۷۔ کسی بھی انسان کو قتل کرنا جائز نہیں۔
- ۸۔ قتل کا بدلہ لیا جاسکتا ہے مگر خود نہیں۔
- ۹۔ قتل کے بدلے میں بھی حد سے تجاوز نہ کرنے کا بیان۔
- ۱۰۔ مقتول کے ولی کے لیے اللہ کی نصرت کا وعدہ



اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، مگر اس طریقے سے جو سب سے اچھا ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کا سوال ہوگا۔

اور ماپ کو پورا کرو جب ماپو اور سیدھی ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ یہ بہترین ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت زیادہ اچھا ہے۔ اور اس چیز کا پیچھا نہ کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک، اس کے متعلق سوال ہوگا۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (۳۴)

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (۳۵)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (۳۶)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

مَالَ الْيَتِيمِ أَشُدَّهُ أَوْفُوا مَسْئُولًا
تَأْوِيلًا الْقِسْطَاسِ زِنُوا
الْكَيْلَ الْفُؤَادَ لَا تَقْفُ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جانے کا مفہوم کیا ہے؟
- ۲۔ یتیم کس کو کہتے ہیں؟
- ۳۔ ”أَحْسَنُ“ سے کیا مراد ہے؟
- ۴۔ وعدہ پورا کرنے کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟
- ۵۔ ماپ تول کے بارے میں اسلامی احکام کیا ہیں؟



- ۱۔ ”الْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ“ سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ علم اور دلیل کے بغیر بحث مباحثہ کرنے، فتویٰ دینے اور فیصلہ کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۳۔ مذکورہ آیات میں کون سے اہم اعضاء سے متعلق باز پرس کا ذکر ہوا ہے؟
- ۴۔ آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



- ۱۔ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:
- ۲۔ یتیم کا مال ناحق نہیں کھانا چاہیے۔
- ۳۔ یتیم کی تعریف کا بیان۔
- ۴۔ بلوغت تک اُس کی کفالت باعث اجر و ثواب ہے۔
- ۵۔ تنگ دست آدمی یتیم کے مال میں سے بقدر ضرورت لے سکتا ہے۔
- ۶۔ ایفائے عہد اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔
- ۷۔ قیامت کے دن کی مسئولیت کا ذکر کر کے اس کی اہمیت پر تنبیہ۔
- ۸۔ ماپ تول پورا کرنے کا حکم۔
- ۹۔ اس کے بہترین ثمرات و نتائج کی خوش خبری۔
- ۱۰۔ بغیر علم کے بحث کرنے سے ممانعت۔
- ۱۱۔ کان، آنکھیں اور دل حصولِ علم کے ذرائع ہیں۔
- ۱۲۔ اپنے اعضاءِ علم کی حفاظت اور اُن کے صحیح استعمال کرنے پر تاکید۔



اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک تو نہ کبھی
زمین کو پھاڑے گا اور نہ کبھی لمبائی میں پہاڑوں
تک پہنچے گا۔

یہ سب کام، ان کا برا تیرے رب کے ہاں ہمیشہ
سے ناپسندیدہ ہے۔

یہ اس میں سے ہیں جو تیرے رب نے حکمت
میں سے تیری طرف وحی کی، اور اللہ کے ساتھ
کوئی دوسرا معبود مت بنا، پس تو ملامت کیا ہوا،
دھتکارا ہوا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ
تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُولًا (۳۷)

كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوهًا (۳۸)

ذَلِكَ مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ
الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا (۳۹)

سورة الاسراء

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

لَا تَمْشِ مَرَحًا طُولًا أَوْحَى
مَدْحُورًا إِلَهًا آخَرَ لَنْ تَخْرِقَ
تُلْقَى الْجِبَالَ مَلُومًا

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ زمین پر چلنے کے آداب کیا ہیں؟
- ۲۔ زمین کو پھاڑ نہ سکنے اور پہاڑوں کی بلندی تک نہ پہنچنے سے کیا مراد ہے؟
- ۳۔ قرآن وحدیث کی رو سے تکبر کرنے والے کا انجام کیا ہے؟
- ۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کا انداز کیا تھا؟
- ۵۔ مذکورہ آیات میں دیے گئے احکام کو کس لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے؟
- ۶۔ شرک کے انجام پر مختصر روشنی ڈالیں!

آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:



- ۱۔ اکڑ کر چلنے کی ممانعت۔
- ۲۔ تکبر کے بُرے انجام کی طرف اشارہ۔
- ۳۔ اللہ کو اپنی نافرمانی ناپسند ہے ”وَلَا يُؤْضِي لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ“۔
- ۴۔ سورۃ الاسراء کے مذکورہ دونوں رکوعوں میں ذکر کیے گئے احکام ”حکمت“ میں سے ہیں۔
- ۵۔ ان کا ذریعہ وحی الہی ہے۔
- ۶۔ شرک سے ممانعت، اس کی مذمت اور شرک کا انجام۔

اور مومن عورتوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں
 نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں
 اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے
 ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں
 پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر
 اپنے خاوندوں کے لیے، یا اپنے باپوں، یا اپنے
 خاوندوں کے باپوں، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے
 خاوندوں کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں، یا اپنے
 بھتیجوں، یا اپنے بھانجوں، یا اپنی عورتوں (کے
 لیے)، یا (ان کے لیے) جن کے مالک ان
 کے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یا تابع رہنے والے
 مردوں کے لیے جو شہوت والے نہیں، یا ان
 لڑکوں کے لیے جو عورتوں کی پردے کی باتوں
 سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں (زمین
 پر) نہ ماریں تاکہ ان کی وہ زینت معلوم ہو جو
 وہ چھپاتی ہیں اور تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو
 اے مومنو! تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
 أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا
 يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلَا
 لِيُضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا
 لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ
 أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ
 بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي
 إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا
 مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولَى
 الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ
 يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَتِ النِّسَاءِ وَلَا
 يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ
 زِينَتِهِنَّ ط وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ
 الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (۳۱)


سورة النور

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

لَا يُبْدِينَ خُمُرِهِنَّ الْأَرْبَةِ تُتُوبُوا بُعُولَتِهِنَّ
 الرِّجَالِ تُفْلِحُونَ عَوْرَتِ النِّسَاءِ يَغْضُضْنَ



مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں! 


۱۔ پردے کے حوالے سے خواتین کو کتنی باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟


۲۔ مذکورہ آیت میں کامیابی کے لیے کونسا حکم دیا گیا ہے؟

۳۔ کن افراد سے پردہ نہیں ہے؟

۴۔ مخفی زینت سے کیا مراد ہے؟

۵۔ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے کیا مراد ہے؟

آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

۱۔ مردوں کی طرح خواتین کے لیے بھی نگاہیں جھکا کر چلنے کا حکم۔

۲۔ دامن کی حفاظت کا حکم۔

۳۔ اجنبی مردوں کے سامنے اظہارِ زینت سے ممانعت۔

۴۔ بڑی چادر اوڑھ کر نکلنے کا حکم۔

۵۔ خونی رشتہ داروں سے پردہ نہیں ہے۔

۶۔ بہت بوڑھے ملازمین، نابالغ بچوں اور عورتوں سے بھی پردہ نہیں ہے۔

۷۔ چلتے وقت پاؤں زمین پر زور سے مارنے کی ممانعت۔

۸۔ قدموں کی آہٹ بھی پردے میں شامل ہے (آواز اور چہرے کا معاملہ کس قدر اہم ہوگا!)

۹۔ توبہ فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے۔

۱۰۔ توبہ کا حکم۔

www.KitaboSunnat.com

سورة الحجرات

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول
سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ سب
کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز
کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے
لیے آواز اونچی کرو، تمہارے بعض کے بعض کے
لیے آواز اونچی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمہارے
اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔

بے شک وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے پاس اپنی
آوازیں پست رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے
دل اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیے ہیں، ان
کے لیے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

بے شک وہ لوگ جو تجھے دیواروں کے باہر سے
آوازیں دیتے ہیں ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔

اور اگر بے شک وہ صبر کرتے، یہاں تک کہ تو ان کی
طرف نکلتا تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بے
حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

سورة الحجرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ (۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن
تَحْبِطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (۲)


إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ
عَظِيمٌ (۳)

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (۴)


وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ
لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ (۵)





مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں! 

لَا تَرْفَعُوا..... لَا تُقَدِّمُوا..... لَا تَجْهَرُوا..... يُنَادُونَكَ..... اتَّقُوا.....
مَغْفِرَةً..... أَعْمَالَكُمْ..... أَصَوَاتَهُمْ..... يَغْضُونَ..... صَبَرُوا.....

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں! 

- ۱۔ سورۃ الحجرات کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
 - ۲۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھے کا کیا مفہوم ہے؟
 - ۳۔ مذکورہ آیات میں ”رفع صوت“ اور ”جہر بالقول“ سے کیا مراد ہے؟
 - ۴۔ نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کا انجام کیا ہے؟
 - ۵۔ رسول اللہ ﷺ کا احترام کرنے والوں کا کیا مقام ہے؟
 - ۶۔ کسی کے گھر جا کر ملنے کے آداب کیا ہیں؟
 - ۷۔ بارگاہ رسالت کے چند آداب بتائیں!
 - ۸۔ آنحضرت ﷺ کے آداب ملحوظ نہ رکھنے کا کیا نتیجہ ہے؟
- درج ذیل قطعات قرآنیہ اپنے قلم سے لکھیں اور ان کا ترجمہ بھی تحریر کریں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

- ۱۔ اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی حرام ہے۔
- ۲۔ نبی کریم ﷺ کو عام لوگوں کی طرح مخاطب نہیں کرنا چاہیے۔
- ۳۔ آنحضرت ﷺ کی آواز سے آواز پست رکھنے کا مفہوم۔



- ۱۔ اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خوف۔
- ۲۔ نبی مکرم ﷺ کی بات کے مقابلے میں کسی امتی بلکہ کسی نبی کی بات بھی پیش نہیں کرنی چاہیے۔
- ۳۔ رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی سے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔
- ۴۔ احادیث نبویہ سے بے اعتنائی بھی آنحضرت ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔
- ۵۔ آپ کی احادیث سن کر اپنی بات کو چھوڑ دینے والے متقی لوگ ہیں۔
- ۶۔ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم کی بشارت۔
- ۷۔ نبی مکرم ﷺ کو زور زور سے پکارنا گستاخی ہے۔
- ۸۔ کسی کو گھر سے بلانے کے آداب کا بیان۔

سبق نمبر 16



اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کرلو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (٦)

اور جان لو کہ بے شک تم میں اللہ کا رسول ہے، اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہا مان لے تو یقیناً تم مشکل میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا اور اس نے کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا، یہی لوگ ہدایت والے ہیں۔

وَاعْلَمُوا أَن فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ط لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الرُّشْدُونَ (٧)

اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت کی وجہ سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٨)

مشق

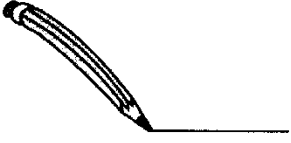
درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

فَاسِقٌ عَنِتُّمْ الرُّشْدُونَ الْفُسُوقُ
نَادِمِينَ زَيَّنَهُ حَبَّبَ
كَرَّهَ تَبَيَّنُوا حَكِيمٌ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

✓ کسی بھی خبر یا اطلاع ملنے پر سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

✓ تحقیق اور تفتیش کے کیا فوائد ہیں؟



- ۛ ”فَیْکُمْ رَّسُولُ اللّٰهِ“ کا کیا مفہوم ہے؟
- ۛ دین کے احکام کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کا کیا نقصان ہے؟
- ۛ اللہ نے اہل ایمان کے لیے کون سی چیزیں پسندیدہ بنائی ہیں؟
- ۛ اہل ایمان کو کون سے اعمال ناپسند ہوتے ہیں؟
- ۛ راشد کون لوگ ہیں؟
- ۛ آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

- ۛ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:
- ۛ فاسق آدمی کی خبر کا بلا تحقیق اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔
- ۛ فاسق کی خبر کو بلا تحقیق مان لینے کے نقصان کا بیان۔
- ۛ اللہ کے رسولؐ کے احکامات کو چھوڑ کر اپنی مرضی کرنے کا نقصان۔
- ۛ اہل ایمان کے لیے سب سے عزیز اور قیمتی چیز ایمان و ہدایت ہے۔
- ۛ ایمان والے کفر، فسق اور نافرمانی کو ناپسند کرتے ہیں۔
- ۛ ایمان سے محبت اور کفر سے نفرت اللہ کا سب سے بڑا فضل اور نعمت ہے۔

سبق نمبر 17



وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ
إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي
تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ
فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ
أَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ (۹)

اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ
پڑیں تو دونوں کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر
دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو
اس (گروہ) سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے، یہاں
تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے، پھر
اگر وہ پلٹ آئے تو دونوں کے درمیان انصاف
کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، بے شک
اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ
أَخَوَيْكُمْ وَأَتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُرحَمُونَ (۱۰)

تمام مومن تو بھائی ہی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں کے
درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

اقْتَتَلُوا تُرْحَمُونَ أَقْسِطُوا يُحِبُّ
أَصْلِحُوا الْمُقْسِطِينَ بَغَتْ
تَفِيءَ طَائِفَتَيْنِ قَاتِلُوا

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ دو مسلمانوں / مسلمان جماعتوں کی باہم لڑائی پر باقی مسلمانوں کا کیا کردار ہونا چاہیے؟
- ۲۔ ظلم و زیادتی / سرکشی کرنے والی جماعت سے کیا سلوک کرنا چاہیے؟
- ۳۔ ”حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ“ سے کیا مراد ہے؟
- ۴۔ صلح کروانے کے تقاضے کیا ہیں؟



- ✓ اللہ کے پسندیدہ لوگ کون ہیں؟
- ✓ حصولِ رحمت کے لیے کونسا عمل بتایا گیا ہے؟
- ✓ اہل ایمان کا باہمی رشتہ کیا ہے؟
- ✓ اس رشتے کے تقاضے کیا ہیں؟
- ✦ آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!

✦ پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ✓ غلط فہمی سے لڑنے والے اہل ایمان ہی رہتے ہیں۔
- ✓ ایمان والوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح ہی کی کوشش کرنی چاہیے۔
- ✓ زیادتی کرنے والے گروہ کو صلح پر مجبور کیا جائے۔
- ✓ صلح میں انصاف کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔
- ✓ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
- ✓ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- ✓ ایمانی اخوت کے تقاضے پورے کرنے کی تاکید فَاصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ج
- وَاتَّقُوا اللَّهَ کے الفاظ سے
- ✓ بھائی چارے کے معاملات میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔
- ✓ تقویٰ ہی رحمتِ الہیہ کا ذریعہ ہے۔



اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ اپنے لوگوں پر عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو، ایمان کے بعد فاسق ہونا برا نام ہے اور جس نے توبہ نہ کی سو وہی اصل ظالم ہیں۔

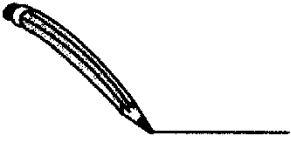
اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! بہت سے گمان سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور نہ جاسوسی کرو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی کا گوشت کھائے جب کہ وہ مردہ ہو، سو تم اسے ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۱۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَحَسُّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ ط أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (۱۲)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۱۳)



مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!


..... لَا يَسْخَرُ لَا يَغْتَبِ اجْتَنِبُوا
 اِثْمٌ تَوَاتٌ لَحْمٌ اَخِيهِ
 خَلَقْنَكُمْ لَا تَحْسَبُوْا شُعُوْبًا
 لَا تَنَابَزُوْا اَكْرَمَكُمْ لَا تَلْمِزُوْا

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ تمسخر سے کیا مراد ہے؟
- ۲۔ تمسخر سے کیوں منع کیا گیا؟
- ۳۔ شریعت اسلامیہ میں مزاح کی کس قدر گنجائش ہے؟
- ۴۔ عورتوں کو خصوصاً مذاق سے کیوں منع کیا گیا ہے؟
- ۵۔ ”لَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ“ سے کیا مراد ہے؟
- ۶۔ ان آیات کی رو سے ظالم کون ہیں؟
- ۷۔ اسلام میں جاسوسی کا کیا حکم ہے؟
- ۸۔ زیادہ گمان کرنے سے منع کیوں کیا گیا ہے؟
- ۹۔ غیبت کو کس عمل سے تشبیہ دی گئی ہے؟
- ۱۰۔ انسانوں کو قبیلوں اور برادریوں میں بانٹنے کا کیا مقصد ہے؟
- ۱۱۔ اللہ کے ہاں عزت کا معیار کیا ہے؟

درج ذیل قطعات قرآنیہ اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

۱۔ تمسخر سے ممانعت۔

۲۔ عورتوں کو خصوصاً ممانعت۔

۳۔ اپنوں پر عیب لگانے اور انھیں بُرے القاب سے پکارنے کی ممانعت۔

۴۔ اَنفُسُكُمْ کے الفاظ سے معاملے کی اہمیت اور سنگینی پر تنبیہ۔

۵۔ یہ کام فسق میں سے ہیں۔

۶۔ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۷۔ بدگمانی سے بچنے کی تاکید اور یہ کہ وہ بھی گناہ ہے۔

۸۔ جاسوسی اور غیبت بھی اسلامی اخوت کے منافی ہے۔

۹۔ غیبت کی مذمت کے لیے مثال کا ذکر۔

۱۰۔ تمام انسان برابر ہیں۔

۱۱۔ قومیں اور قبیلے محض تعارف کا ذریعہ ہیں۔

۱۲۔ اللہ کے ہاں عزت کا معیار تقویٰ ہے۔

www.KitaboSunnat.com

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ط وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۱۴)

بدویوں نے کہا ہم ایمان لے آئے، کہہ دے تم ایمان نہیں لائے اور لیکن یہ کہو کہ ہم مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال میں کچھ کمی نہیں کرے گا، بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (۱۵)

مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انہوں نے شک نہیں کیا اور انہوں نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

لَمْ تُؤْمِنُوا..... الْأَعْرَابُ..... قُولُوا..... لَمْ يَرْتَابُوا..... قُلُوبِكُمْ.....
لَا يَلِتْكُمْ..... أَسْلَمْنَا..... جَاهَدُوا..... الصَّادِقُونَ..... أَعْمَالِكُمْ.....

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

۱۔ ”اعراب“ سے کون لوگ مراد ہیں؟


۲۔ ایمان اور اسلام میں کیا فرق ہے؟


۳۔ ”ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا“ کی وضاحت کریں؟

۴۔ اصل مومن کی صفات کیا ہیں؟

۵۔ مختصر جہاد کے فضائل بیان کریں!



آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 

- ❖ خالی دعویٰ کرنے سے آدمی مومن نہیں ہوتا۔
- ❖ اسلام اور ایمان کے فرق کا بیان، نیز یہ کہ اسلام کا درجہ پہلے ہے۔
- ❖ اہل ایمان کی بنیادی صفات کا بیان۔
- ❖ ایمان میں سچائی ان صفات کے ساتھ مشروط ہے۔
- ❖ دعوے کے ساتھ عمل لازم ہے۔

کہہ دے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے آگاہ کر رہے ہو، حالانکہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

قُلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۱۶)

وہ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے، کہہ دے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کے لیے ہدایت دی، اگر تم سچے ہو۔

يُمْنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ط قُلْ لَا تَمْنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمْنُ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَيْكُمْ لِلْإِيمَانِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۷)

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ط وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۸)

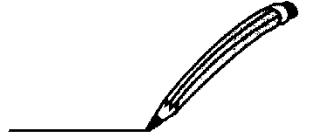
مشق


درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!


تَعْلَمُونَ دِينِكُمْ يُمْنُونَ لَا تَمْنُوا
هَدَيْكُمْ يَعْلَمُ أَسْلَمُوا
تَعْلَمُونَ بَصِيرٌ أَنْ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ مذکورہ آیات میں دیہاتیوں کے کس عمل کی مذمت کی گئی ہے؟
- ۲۔ دیہاتی نبی مکرم ﷺ پر کون سا احسان جتلاتے تھے؟
- ۳۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دیہاتیوں پر اپنے کس احسان کا ذکر کیا؟
- ۴۔ ”یْمْنٌ“ کے کیا معنی ہیں؟



ۛ آسمان وزمین کے غیب سے کیا مراد ہے؟
 ۛ اللہ تعالیٰ کی کون سی صفت خاص کا ذکر ہے؟
 آیت ذیل کو اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں! 

پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 
 ۛ اللہ کو اپنے نیک اعمال جتلانے کی ممانعت۔
 ۛ اللہ دلوں کے حال تک جانتا ہے۔
 ۛ اللہ تعالیٰ پر کوئی احسان نہیں کر سکتا۔
 ۛ ”اسلام“ ہم پر اللہ تعالیٰ کا عظیم تر احسان ہے۔
 ۛ اللہ ہی زمین و آسمان کے غیب جانتا ہے۔
 ۛ وہ ہمارے اعمال سے خوب اور ہر لمحہ باخبر ہے۔

سورة العصر

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

زمانے کی قسم!

بے شک ہر انسان یقیناً گھٹائے میں ہے۔

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں

نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی

وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

سورة الْعَصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ ۝ (۱)

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ (۲)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ

تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(۳)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

الْعَصْرِ.....عَمِلُوا.....خُسْرٍ.....ب.....

الصَّالِحَاتِ.....تَوَاصَوْا.....

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

۱۔ سورة العصر کی فضیلت بیان کریں؟

۲۔ اللہ نے زمانے کی قسم کیوں کھائی؟

۳۔ یہ قسم کس بات پر کھائی گئی؟

۴۔ قسم کے چند احکام بیان کریں!

۵۔ خسارے سے کیا مراد ہے؟


۶۔ خسارے سے بچنے کے لیے کون سی خصوصیات و صفات اپنانی ضروری ہیں؟

۷۔ اگر ان میں سے کوئی صفت کم ہو تو کیا خسارے سے بچا جاسکتا ہے؟

۸۔ صبر کے مختصر فضائل و فوائد بیان کریں!

سورة مبارکہ اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



- پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 
- ۱۔ معاملے کی عظمت و اہمیت پر باری تعالیٰ کے قسم اٹھانے سے استدلال۔
 - ۲۔ عالمگیر خسارے کا بیان۔
 - ۳۔ خسارے سے بچانے والی صفات کا بیان۔
 - ۴۔ اسی وجہ سے سورہ مبارکہ کی عظمت۔
 - ۵۔ ایمان اور عمل صالح لازم و ملزوم ہیں۔
 - ۶۔ حق بات کی دعوت دینے کے ساتھ اُس پر صبر و ثبات قدمی کی اہمیت۔

سورة الكوثر

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔
 بلاشبہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی۔
 پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔
 یقیناً تیرا دشمن ہی لالہ ہے۔

سورة الكوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 إِنَّا آَعَطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ ^ط (۱)
 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ^ط (۲)
 إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ^ع (۳)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

..... الْكُوْثَرَ شَانِئَكَ
 الْأَبْتَرُ انْحَرْ صَلِّ

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

- ۱۔ سورہ الکوثر کی شانِ نزول کیا ہے؟
- ۲۔ ”الکوثر“ سے کیا مراد ہے؟
- ۳۔ مذکورہ سورۃ میں کون سی دوا، ہم باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟
- ۴۔ آنحضرت ﷺ کے دشمن کو اَبْتَر کیوں قرار دیا گیا ہے؟
- ۵۔ گستاخی رسول کی سزا کیا ہے؟

سورۃ مبارکہ اپنے قلم سے لکھیں اور ترجمہ بھی تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:

- ۱۔ نبی معظم ﷺ کی عظمتِ شان۔
- ۲۔ نبی کریم ﷺ کو کوثر عطا کی گئی ہے۔
- ۳۔ الکوثر کی تفسیر۔
- ۴۔ نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی تلقین۔
- ۵۔ ”شکر“ عبادات کے ذریعے ادا ہوتا ہے۔
- ۶۔ نماز اور قربانی اہم ترین عبادات ہیں۔
- ۷۔ ہر قسم کی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔
- ۸۔ عبادات کے فوری ثمرات کا بیان۔

سورة الكفرون

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔
کہہ دے اے کافرو!
میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت
کرتے ہو۔

اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں
عبادت کرتا ہوں۔

اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی
عبادت تم نے کی۔

اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت
میں کرتا ہوں۔

تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا
دین ہے۔

سورة الكفرون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (۱)

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (۲)

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ (۳)

وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ (۴)

وَلَا أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ (۵)

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (۶)

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں!

لَا أَعْبُدُ عَبَدْتُكُمْ دِينُكُمْ


قُلْ تَعْبُدُونَ عَابِدُونَ


مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں!

۱۔ سورة الكافرون کی فضیلت بیان کریں؟

۲۔ سورة کا سبب نزول بیان کریں؟



- ۛ سورۃ کا مرکزی خیال کیا ہے؟
 - ۛ اس سورۃ مبارکہ کی قراءت و تلاوت کے سلسلے میں آنحضرت ﷺ کا کیا معمول تھا؟
 - ۛ اس معمول کا فائدہ و حکمت؟
- درج ذیل آیات لکھیں اور ترجمہ تحریر کریں! 

- پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں: 
- ۛ ضرورت کے وقت کافر کو کافر کہہ کر مخاطب کیا جاسکتا ہے۔
 - ۛ اللہ تعالیٰ کو خالص عبادت مطلوب ہے۔
 - ۛ عبادت میں شراکت کسی صورت قبول نہیں۔
 - ۛ اتحاد و اتفاق کی خاطر شرک کرنا جائز نہیں۔
 - ۛ کفار اور ان کے طریقہ عبادت سے اظہار براءت۔
 - ۛ دین میں پورا داخل ہونا ضروری ہے۔

سورة الاخلاص

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔

اللہ ہی بے نیاز ہے۔

نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔

سورة الفلق

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔

اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔

اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورة الناس

اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔

لوگوں کے بادشاہ کی۔

لوگوں کے معبود کی۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر

آنے والا ہے۔

سورة الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ^ع (۱)

اللّٰهُ الصَّمَدُ^ع (۲)

لَمْ يَلِدْ^{لَا} وَلَمْ يُولَدْ^{لَا} (۳)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ^ع (۴)

سورة الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ^{لَا} (۱)

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ^{لَا} (۲)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ^{لَا} (۳)

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰثِۃِ فِی الْعُقَدِ^{لَا} (۴)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ^ع (۵)

سورة الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ^{لَا} (۱)

مَلِکِ النَّاسِ^{لَا} (۲)


اِلٰهِ النَّاسِ^{لَا} (۳)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ^{صَلَا} (۴)




الَّذِي يُوسِّسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (٥) وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (٦) جنوں اور انسانوں میں سے۔

مشق

درج ذیل الفاظ کے معانی بتائیں! 

أَعُوذُ.....كُفُّوا.....الْوَسْوَاسَ.....الْجِنَّةِ.....الْفَلَقِ.....
الْخَنَاسِ.....غَاسِقٍ.....فِي.....حَاسِدٍ.....غَاسِقٍ.....
النَّفْثِ.....إِذَا.....يُوسِّسُ.....وَقَبَ.....صُدُورِ.....

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات دیں! 

- ٭ سورۃ اخلاص کی شان نزول بیان کریں؟
- ٭ سورۃ اخلاص کی فضیلت کیا ہے؟
- ٭ توحید کا مفہوم بیان کریں؟
- ٭ سورۃ اخلاص کو ثلث قرآن کیوں کہتے ہیں؟
- ٭ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت بیان کریں؟
- ٭ ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات ذکر ہوئی ہیں؟
- ٭ ان سورتوں کا سبب نزول کیا ہے؟
- ٭ ان سورتوں کو معوذتین کیوں کہتے ہیں؟
- ٭ پناہ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟
- ٭ ان سورتوں کے ذریعے کن چیزوں کے شر سے پناہ پکڑی گئی ہے؟
- ٭ النَّفْثِ فِي الْعُقَدِ سے کیا مراد ہے؟
- ٭ ”الْخَنَاسِ“ کسے کہتے ہیں؟
- ٭ مَلِكٍ اور مَلَكٍ میں کیا فرق ہے؟



ۛ قرآن مجید کی سب سے آخری سورت کون سی ہے؟
درج ذیل آیات لکھ کر اُن کا ترجمہ تحریر کریں!



پڑھے ہوئے سبق میں مندرجہ ذیل مسائل بیان ہوئے ہیں:



- ۛ اللہ کی وحدانیت اور یکتائی کا بیان۔
- ۛ ”صدیت“ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔
- ۛ جو بے نیاز نہ ہو وہ الہ نہیں ہو سکتا۔
- ۛ صاحب اولاد ہونا اللہ کی شان کے منافی ہے۔
- ۛ جو کسی کا بیٹا ہو وہ الہ نہیں ہو سکتا۔
- ۛ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
- ۛ اللہ کی پناہ پکڑنے کا حکم۔
- ۛ مخلوق کے شر سے بچنے کی دعا کا بیان۔
- ۛ حاسد کے حسد سے بچنے کا عالی شان وظیفہ۔
- ۛ جادو کی مذمت۔
- ۛ وسوسہ ڈالنے والے سے پناہ کا بیان۔
- ۛ خناس جنوں اور انسانوں دونوں میں سے ہوتے ہیں۔
- ۛ اللہ کی متعدد صفات کمال کا بیان۔
- ۛ یہ سورتیں سحر کے علاج میں اکسیر ہیں۔
- ۛ دونوں سورتوں کا دنیا و آخرت کے جملہ مسائل کے حل پر مشتمل ہونا۔

تیسرا یونٹ

من السنة

دخول جنت کے اسباب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

1

« لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْوَهُ تَحَابَبْتُمْ، أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ »

رواه مسلم

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ مومن نہ بن جاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اپناؤ تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ تم ایک دوسرے سے سلام کا تبادلہ کیا کرو۔“

ایمان اور محبت رسول ﷺ



عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

2

« لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ »

صحیح البخاری، ایمان، باب حب الرسول ﷺ حدیث: ۱۵

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔“

سچ کی برکت / جھوٹ کا نقصان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

3

« عَلَيْنَكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِنَّمَا كُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا »

صحیح مسلم، البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، حدیث: ۶۶۳۹

”؟؟ محمد اللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سچ بولنا تم پر لازم ہے کیوں کہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو! کیوں کہ جھوٹ نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی جستجو میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

کرو مہربانی تم اہل زمین پر



4

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«الْزَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، إِزْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مَّن فِي السَّمَاءِ»

السنن الكبرى للبيهقي ج: ٩، ص: ٤١، بيروت

”سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا:
”رحم دل لوگوں پر رحمن (بھی) رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔“



حصولِ علم کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

5

« مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ »

سنن ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ح: ۲۶۴۷

”حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ اللہ کے راستے میں ہے حتیٰ کہ واپس آجائے۔“

کبر کی تباہی



6

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

« لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ »

سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر، ح: ۴۰۹۱

”حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔“

•

اللہ کی نظر دل پر ہے



8

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

« إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ »

سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب القناعة، ح: ۴۱۳۷

”حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔“



پانچ سے پہلے پانچ

9

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«إِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»

مستدرک حاکم، جلد: ۴، صفحہ: ۳۰۶

”حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے اور اپنی امیری کو اپنے فقر سے پہلے اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔“

نفاق کی علامتیں



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

10

« آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اتَّخَذَ نَحَانَ »

صحیح البخاری، ایمان، باب علامات المنافق، ح: ۳۳

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔“



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

« أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النَّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا اتَّخَمَ نَحَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ »

صحیح البخاری، ایمان، باب علامات المنافق، ح: ۳۴

”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس میں چار عادات ہوں وہ خالص منافق ہے، اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک عادت ہو اُس میں نفاق کی ایک علامت ہوگی جب تک اسے چھوڑ نہ دے: جب اسے امانت دی جائے تو وہ خیانت کرے، اور بات کرے تو جھوٹ بولے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (غدر کرے) اور جب کسی سے جھگڑے تو گالی بکے۔“

ایمان کے عملی تقاضے



12

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

« مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ »

صحیح البخاری، الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر، ح: ۶۰۱۸

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموشی اختیار کرے۔“



حسد کی تباہ کاریاں

13

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

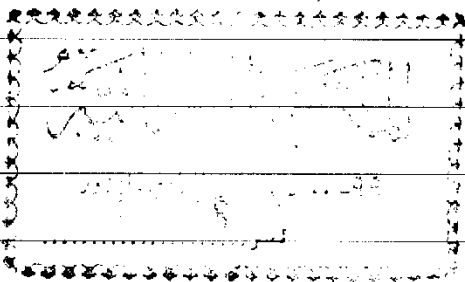
«إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ»

سنن أبی داؤد، الأدب، باب فی الحسد، ج ۴: ۴۹۰۳

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”حسد سے بچو، اس لیے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ یا فرمایا: ”خشک گھاس کو کھا جاتی ہے۔“



www.KitaboSunnat.com



الحمد لله
والصلاة والسلام
على رسول الله

دارالفلاح کی تاسیس کا مقصد

کئی لوگ اس غلطی یا غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اسلام کا لیبل لگا لینے سے، چند دعویٰ اور نعروں سے یا مذہب کے نام پر چند رسوم کی ادائیگی سے اسلامی زندگی کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں، جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ۔

خرد نے کہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

چنانچہ حقیقت یہی ہے کہ اسلامی تعلیمات سیکھے بغیر یعنی قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور سیرت طیبہ کی تعلیم حاصل کرنے اور اُس پر عمل کرنے کے بغیر اسلامی زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ دارالفلاح کی بنیاد اسی غرض سے رکھی گئی ہے کہ سائنٹفک طریقے سے لوگوں کو تعلیمات اسلامیہ سے روشناس کروایا جائے۔

ہماری دانست کے مطابق مناسب رہنمائی کے فقدان، تعلیمی و کاروباری مصروفیات، اور دیگر بہت سی معلوم و نامعلوم وجوہات کی بناء پر ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ اور دوسرے لوگ اسلامی تعلیمات کی طرف توجہ نہیں کر پاتے۔ دوسرا یہ ہے کہ کتاب و سنت کی باقاعدہ تعلیمات کو ہمارے نظام و نصاب تعلیم کا حصہ نہیں بنایا گیا اور ہمارے تعلیمی نظام میں انہیں وہ مقام نہیں مل سکا جو ملنا چاہیے تھا۔

دارالفلاح اس خلاء کو پر کرنے اور اس کی کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دیگر تمام دینی حلقوں اور دائروں کو بھی اس سلسلے میں اپنی اپنی ذمہ داریاں پورے کرنے اور کردار ادا کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

دارالفلاح بنیادی طور پر عربی زبان اور اس کے قواعد صرف و نحو (Arabic Grammer) کی تعلیم و تدریس نیز قواعد ناظرہ و تجوید کے ذریعے تعلیمات قرآن و حدیث کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے لئے سال کے مختلف دورانیوں میں مختلف نوعیتوں کے کورسز کرواتا رہتا ہے۔

ان کورسز کی تفصیل درج ذیل ہے:

- | | |
|--|-----------------------------------|
| 1- ناظرہ قرآن مجید مع تجوید | 5- ترجمہ و مطالعہ حدیث |
| 2- ترجمہ معانی و تفسیر قرآن مجید | 6- عربی بول چال کورسز |
| 3- مطالعہ سیرت | 7- سمر کیپ (برائے طلباء و طالبات) |
| 4- فہم قرآن و حدیث (عربی زبان، گرامر کے ذریعے) | 8- تعلیم و تربیت کورس |

اس وقت یہ کورس لاہور کے درج ذیل مقامات پر جاری ہیں

- | | |
|---------------------------------------|---|
| 1- قرآن ہاؤس (جیل روڈ گلبرگ) | 6- فیصل ٹاؤن (کاسٹ کالج) |
| 2- مسلم ٹاؤن (فیض روڈ) | 7- امریکن انٹرنیشنل کالج (علامہ اقبال ٹاؤن) |
| 3- دارالسلام (سیکرٹریٹ شاپ، لوہڑ مال) | 8- شاد باغ (جناح گرامر اینڈ سائنس ڈی سکول) |
| 4- الفیصل ٹاؤن (جوڈاہل، لاہور کینٹ) | 9- نشر ٹاؤن، دارونہ والا |
| 5- برکی (فرینڈز پبلک سکول) | |